سوال

(305)تاریخ اہلحدیث

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اہل حدیث کے بانی عبدالحق بنارسی اور ابوالحسن محی الدین تھے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اہل حدیث کا وجود کب سے ہے ؟

اس سوال کے جواب میں بہت سارے لوگ غلط رخ پر تحقیق کرنے لگتے ہیں، اور نام ''اہل حدیث'' کے پیچھے پڑجاتے ہیں کہ یہ نام کب سے استعمال ہورہا ہے !!!

سب سے پہلے ہمیں یہ سمجھنا چاہئے کہ کسی چیز کے وجود کی تاریخ معلوم کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے ؟ کیا کسی چیز کی تاریخ اس کے نام کے ذریعہ معلوم کی جاتی ہے یا اس کی خوبیوں و اوصاف اور مادے کے ذریعہ ؟

سیدھا سادھا جواب یہ ہے کہ کسی بھی چیز کے وجود کی تاریخ معلوم کرنا ہو تو صرف اس کے نام سے یہ چیز ہرگز معلوم نہیں کی جاسکتی ، بلکہ ہمیں اس کے اوصاف اور خوبیوں اور مادوں کو دیکھ کر ہی پتہ لگانا ہوگا کہ اس چیز کا وجود کب سے ہے ؟

آیئے اسی بات کو ہم چند مثالوں سے سمجھتے ہیں ۔

سرزمین کی مثال :

سرزمین کی مثال لیجئے اگر کوئی پوچھے کہ دنیا میں سرزمین پاکستان کا وجود کب سے ہے ؟ تو کیا اس کا جواب یہ ہوگا کہ تقسیم ہند کے بعد؟ کیا تقسیم ہند سے پہلے اس سرزمین کا وجود نہ تھا؟ یقینا اس سرزمین کا وجود تھا لیکن اس کا نام پاکستان بعد میں پڑا اور بعد میں یہ الگ نام پڑجانے سے یہ سرزمین نئی نہیں ہوجائے گی ۔

مسلک کا بھی یہی معاملہ ہے ۔

کسی مسلک کے نئے پرانے کا فیصلہ اس کے نام سے ہرگز نہیں ہوگا بلکہ اس کے منہج، عقائد اور اصولوں سے ہوگا، اگر کوئی گروہ نئے منہج اور اصولوں کا پابند ہو تو وہ بھلے اپنے لئے کوئی پرانہ نام منتخب کرلے ایسا کرنے سے اس کا مسلک پرانا نہیں ہو جائے گا، اسی طرح اگر کوئی گروہ قدیم منہج اور اصولوں پر گامزن ہو تو گرچہ وہ اپنے لئے کوئی نیا نام چن لے اس سے اس کا مسلک نیا نہیں ہو جائے گا، اس لئے جب بھی یہ پتہ لگانا ہو کہ کون سا مسلک کب سے ہے تو اس کے نام کے پیچھے پڑنے کے بجائے اس کے منہج اور اصول کا پتہ لگائیے کہ ان کا وجود کب سے ہے، اگر منہج اور اصول نیا ہے تو مسلک نیا ہے اور اگر منہج واصول قدیم ہے تو مسلک بھی قدیم ہے۔

جہاں تک نام کا معاملہ ہے تو یہ ایک الگ مسئلہ ہے اس پر صرف اس پہلو سے گفتگو ہو سکتی ہے کہ یہ نام درست ہے یا نہیں، لیکن یہ چیز قدامت وحداثت کی دلیل کبھی نہیں بن سکتی۔

یعنی اگر نام نیا ہو لیکن عقائد واصول قدیم ہوں تو مسلک قدیم ہی ہوگا، اور اگر نام قدیم ہو لیکن عقائد واصول نئے ہوں تو مسلک نیا ہی ہوگا، پرانا نام رکھ لینے سے نہ تو کوئی جدید مسلک قدیم ہو جائے گا اور نا ہی نیا نام رکھ لینے سے کوئی قدیم مسلک جدید بن سکتا ہے، بہر حال مسلک کے ناموں کا ان کے وجود کی تاریخ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔

اب اگر مسلک اہل حدیث کی تاریخ دیکھنی ہو اور یہ معلوم کرنا ہو کہ یہ مسلک کب سے ہے تو اس مسلک کے عقائد واصول دیکھیں ان کا منہج وطرز استدلال دیکھیں، ان کے دینی اعمال کی کیفیت دیکھیں، ان کی نماز دیکھیں، ان کا رزہ وحج دیکھیں ان کا ہر دینی عمل دیکھیں۔

اس کے بعد پھر پتہ لگائیں کہ عہد نبوت میں ان کے عقائد واصول کا وجود تھا یا نہیں؟ عہد نبوت میں ان کے منہج وطرز استدلال کا وجود تھا یا نہیں، ان کے دینی اعمال، عہد نبوی کے اعمال سے موافقت رکھتے ہیں یا نہیں، اگر ہاں اور بے شک ہاں تو یہ مسلک قدیم ہے، اس کا وجود عہد نبوی سے ہے والحمدللہ۔

اسی کسوٹی پر ہر مسلک کی تاریخ معلوم کی جانی چاہئے، دیگر جتنے بھی مسالک ہیں خواہ ان کے نام نئے ہوں یا پرانے، ان کے عقائد واصول اور منہج دیکھیں گے تو عہد نبوی میں ان کا ثبوت قطعا نہیں ملے گا، بلکہ یہ خوبی صرف اور صرف مسلک اہل حدیث کی ہے کہ اس کا ہر عقیدہ واصول کا عہد نبوی میں واضح طور پر ملتا ہے۔

الغرض یہ کہ مسلک اہل حدیث کوئی نیا مسلک نہیں ہے، دنیا کا کوئی بھی شخص اسے نیا ثابت نہیں کرسکتا زیادہ سے زیادہ اس بات پر حجت کرسکتا ہے کہ یہ نام کب سے چل رہا ہے۔

لیکن جیسا کہ عرض کیا گیا کہ اگر یہ فرض بھی کرلیں کہ یہ نام عصر حاضر میں اختیار کیا گیا ہے (حالانکہ اس نام کی قدامت پر بے شمار شواہد موجود ہیں) تو بھی اس مسلک کو نیا مسلک نہیں باور کرایا جاسکتا، یہ باور کرانے کے لئے ضروری ہوگا کہ اہل حدیث کے منہج اور صحابہ کے منہج میں اختلاف ثابت کردیا جائے، اور یہ ناممکن ہے۔

لہذا مسلک اہل حدیث کا وجود تب سے ہے جب سے اس دنیا میں حدیث (فرمان الٰہی وفرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کا وجود ہے کیونکہ یہی اہل حدیث کا عقیدہ واصول ہے، والحمدللہ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ ابن باز